کراماتِ اَوْلیا کا ثُبُوت

24-October-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

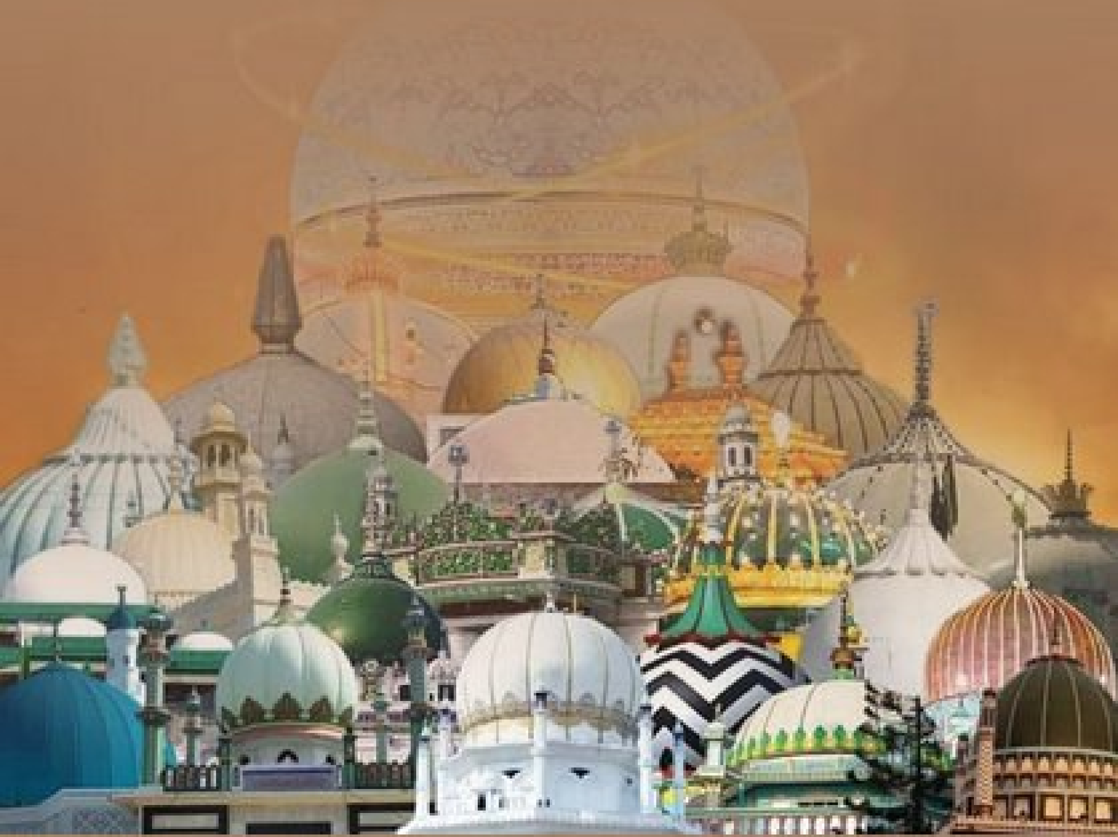

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِاءَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰهُ لَهُ مِاءَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْهَا لِاٰخِرَتِهٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْهَا لِدُنْیَاهُ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا اللہ پاک اس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا

کی ہوں گی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/ ۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

دعا سے تقدیر بدل دی

ہمارے پیر حُضور غوثِ اعظم شیخ عَبْدُالْقَادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دورِ مُبارَک میں ابو مظفر نامی ایک تاجِر تھا۔ ایک مرتبہ یہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا اور عرض کی: حُضُور! میں تجارت کے لئے ملکِ شام جا رہا ہوں۔ آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔

وَلِی تو آخر وَلِی ہوتے ہیں، ان کی نگاہیں لَوحِ محفوظ کو بھی دیکھ لیتی ہیں۔ چنانچہ شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کا تقدیر کا حال جان کر، غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: آپ اپنا سفر ملتوی

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

کر دیجئے! اگر گئے تو ڈاکو سارا مال بھی لوٹ لیں گے اور آپ کو قتل بھی کر ڈالیں گے۔

تاجِر یہ بات سُن کر بڑا گھبرایا، اسی پریشانی کے عالَم میں واپس آ رہا تھا کہ راستے میں حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مِل گئے۔ پوچھا: کیوں پریشان ہیں؟ تاجِر ابو مظفر نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پریشان نہ ہوں، شوق سے ملکِ شام کا سفر کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سب بہتر ہو جائے گا۔ تاجِر ابومظفر نے آپ کی بات مان لی اور قافلے کے ساتھ ملکِ شام روانہ ہو گیا، اسے کاروبار میں بہت نفع ہوا، اس سفر کے دوران تاجِر ابومظفر نے ایک ڈراؤنا خواب دیکھا، کیا دیکھتا ہے کہ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سارا مال لُوٹ لیا ہے اور اسے بھی قتل کر ڈالا ہے۔ خوف کے مارے اس کی آنکھ کھل گئی، گھبرا کر اُٹھا تو وہاں کوئی ڈاکو وغیرہ نہیں تھا۔

چنانچہ یہ کافی سارا منافع کما کر خوشی خوشی بغداد پہنچا۔ اب سوچنے لگا کہ پہلے غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مِلوں یا شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے! اِتّفاقاً راستے میں ہی شیخ حمّاد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مل گئے۔ آپ نے تاجِر کو دیکھتے ہی فرمایا: پہلے جا کر غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ملو کہ وہ محبوبِ رَبّانی ہیں، انہوں نے تمہارے حق میں 17 بار دُعا مانگی تھی، تب کہیں جا کر تمہاری تقدیر بدلی، غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دُعا کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تمہارے ساتھ ہونے والے واقعے کو بیداری سے خواب میں منتقل کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعا…الخ، صفحہ: 64 خلاصۃً۔

کرامت حق ہے

اے عاشقانِ رسول! اَولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی شان بہت بلند ہے، یہ نیک بندے اللہ پاک کے بڑے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں، رَبِّ کائنات ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازتا ہے، انہی میں سے ایک انعام کرامت بھی ہے۔ کرامت یقیناً حق ہے، زمانۂ نبوت سے لے کر آج تک کبھی بھی اس مسئلے میں اَہلِ حق کے درمیان اختلاف (**Disagreement**) نہیں ہوا، سبھی کا مُتَّفِقَہ عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور اَولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں سے کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الکَرِیْم! قیامت تک اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تشریف لاتے رہیں گے اور ان سے کرامات بھی ظاہر ہوتی رہیں گی۔

کرامت کسے کہتے ہیں؟

کرامت کا مطلب ہے: وَلِیُّ اللہ سے ظاہر ہونے والا ایسا کام جو عادۃً مُحال ہو یعنی ظاہِری اَسباب کے ذریعے اس کا ظاہر ہونا ممکن نہ ہو۔ جیسے: مُردے کو زِندہ کر دینا، یہ عادۃً ممکن (**Possible**) نہیں ہے، اگر کوئی وَلِیُّ اللہ اللہ پاک کی عطا سے مُردے کو زِندہ کردیں تو اسے **کرامت** کہیں گے، ایسے ہی صِرف ہاتھ لگا کر، آنکھ سے دیکھ کر لاعِلاج مریض (**Incurable Patient**) کو شِفا دے دینا، کسی آلے (مثلاً موبائل وغیرہ) کے بغیر دُور سے سُن لینا، دِل کی بات جان لینا، مدد کو پہنچ جانا، سینکڑوں کلومیٹر کا سَفَر سُواری کے بغیر ہی منٹوں میں طے کر لینا وغیرہ، ایسے کام اگر وَلِیُّ اللہ سے ظاہر ہوں تو اسے **کرامت** کہتے ہیں، ایسے ہی کام اگر اللہ پاک کے سچّے نبیوں سے ظاہر ہوں تو انہیں **معجزہ** (**Miracle**) کہتے

ہیں[1] جبکہ کسی عام مؤمن سے ایسا کام ظاہِر ہو جائے تو اسے مَعُونَت کہا جاتا ہے۔[2]

کرامت معجزے کا فیضان ہے

علّامہ یُوسُف بن اسماعیل نَبْہَانِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: وَلِی کی کرامت اَصْل میں نبی کا معجزہ ہوتی ہے (کیونکہ وَلِی سے کرامت ظاہِر ہونا نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے سچّا ہونے کی دلیل ہے کہ جس نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیروکار کی یہ شان ہے، خُود اس نبی کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا)۔ مزید لکھتے ہیں: جب بندہ اپنے نفس کو، اپنی نفسانی خواہشات کو مٹا کر ہر طرح سے اللہ پاک کی رِضا میں راضی ہو جاتا ہے، وہی کام کرتا ہے، جس میں اللہ پاک کی رِضا ہو، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، ان سے مُنہ موڑ لیتا ہے، غرض کہ اپنے آپ کو اللہ پاک کی مرضی میں فَنا کر دیتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے اُس بندے کی مرضی کو پُورا فرماتا ہے۔[3]

صحابیِ رَسُول کی کرامت

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ مشہور صحابیِ رسول ہیں۔ ایک روز آپ مدائن شہر سے نکلے، آپ کا ایک مہمان بھی آپ کے ساتھ تھا، (راستے میں ایک جگہ جنگل سے گزر ہوا)، ہرن جنگل میں چل رہے تھے اور پرندے ہوا میں اُڑ رہے تھے، حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے چاہا کہ مہمان کی مہمان نوازی (*Hospitality*) کی جائے۔ چنانچہ آپ نے ہرن اور پرندوں کو پُکار کر فرمایا: اے ہرنیو! اے پرندو! تم میں سے ایک پرندہ اور ایک ہرن

1... شرح العقائد النسفیہ، صفحہ: 313-314 مفصلاً۔
2... النبراس، صفحہ: 430۔
3... جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، جلد: 1، صفحہ: 13 ملتقطاً۔

24 اکتوبر 2024 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے

میرے پاس آجائے، میں نے اپنے مہمان کی مہمان نوازی کرنی ہے۔

قربان جائیے! صحابیٔ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ کی آواز سُنی تو ایک ہرن اور ایک پرندہ گردن جھکائے ادب سے حاضرِ خِدمت ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر وہ شخص بڑا حیران ہوا اَور تعجب کی وجہ سے اس کی زبان سے بے ساختہ نکلا: سُبْحٰنَ اللہ! حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں حیرانی ہو رہی ہے؟ کیا تم نے کوئی ایسا بندہ دیکھا ہے کہ جو اپنے رَبّ کی اِطاعت کرتا ہو مگر یہ چیزیں (جو انسان کی خِدمت کے لئے ہی بنی ہیں یہ) اس کی اطاعت نہ کریں۔ (1)

اللہ! اللہ! معلوم ہوا؛ کرامت اللہ پاک کا ایک فضل ہے جو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

حدیثِ قُدسی سے کرامات کا ثبوت

بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے۔ حدیثِ قُدسی اس حدیث شریف کو کہتے ہیں؛ جس میں فرمان اللہ پاک کا ہوتا ہے اور زبان مصطفےٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ عام احادیث میں کلام پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ہوتا ہے اور صحابہ راوِی (یعنی سُن کر آگے بتانے والے) ہوتے ہیں جبکہ حدیثِ قدسی میں کلام ربِّ کریم کا ہوتا ہے اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راوِی ہوتے ہیں۔ آیئے! بخاری شریف کی حدیثِ قدسی سُنتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی،

---

1 ...جامع کرامات الاولیاء، ہذا کرامات اربعۃ و خمسین ولیا... الخ، جلد:1، صفحہ:116۔

مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی (Enmity) رکھی، میں اسے اِعْلانِ جنگ دیتا ہوں۔ بندہ جن ذرائع سے میرا قُرب حاصِل کرتا ہے، اُن میں میرا سب سے پسندیدہ ذریعہ فرائض (مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) ہیں اور میرا بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قُرب حاصِل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبّت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں، اگر وہ میری پناہ لیتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (1)

الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: (مطلب یہ ہے کہ جب بندہ اللہ پاک کا قُرب حاصِل کرتے کرتے، اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اب) بندہ فَنَافِی اللہ ہو جاتا ہے، جس سے خُدائی (یعنی اللہ پاک کی دِی ہوئی خاص) طاقتیں اس کے اَعْضا میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جنہیں عقل سمجھ نہیں پاتی۔ (2)

حدیثِ پاک کی ایک مثال سے وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے مُبارک اعضا میں رَبِّ قادِر وقیُّوم کی دِی ہوئی خاص طاقت (Special Power) کیسے رکھ دی جاتی ہے، وہ کیسے کام کرتی ہے، یہ بات ایک مثال (Example) سے سمجھاتے ہوئے حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ

1...بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502۔

2...مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:309۔

اعظمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھئے! لوہا (Iron) جلاتا نہیں ہے، بالکل ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کا رنگ کالا ہوتا ہے لیکن چند منٹ کے لئے اگر لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ دیا جائے تو آگ اس لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر دیتی ہے، لوہا آگ کی طرح سرخ اور گرم ہو جاتا ہے، اب اگرچہ لوہا وہی ہے مگر اس کے کام بدل گئے، پہلے یہ ٹھنڈا تھا، جلاتا نہیں تھا، اب اس میں بھی تپش آگئی، یہ بھی جلانے لگے گا۔ مزید غور کیجئے! اب لوہا کام اگرچہ وہی کر رہا ہے، جو آگ کرتی ہے مگر کوئی بھی عقل مند یہ نہیں کہے گا کہ لوہا آگ بن گیا ہے یا آگ لوہا بن گئی ہے۔ یہ صِرْف سمجھانے کی ایک مثال ہے، اسی سے اَولیائے کرام رحمۃُاللہِ علیہم کی شان سمجھ لیجئے کہ اَولیائے کرام رَحمۃُاللہِ علیہم جب اللہ پاک کی کامِل فرمانبرداری کرتے ہیں، خُود کو اللہ پاک کی رضا میں فَنا کر دیتے ہیں، دِن رات اللہ پاک کی محبّت میں گزارتے ہیں تو اب اللہ پاک اپنے کرم و فضل سے اپنے اُن محبوب بندوں کو اپنی قدرت و طاقت کا ایسا جلوہ عطا فرماتا ہے کہ ان بندوں کی قدرت وطاقت دیکھ کر خُدا کی قدرت یاد آ جاتی ہے لیکن اس مقام میں بھی بندہ بندہ ہے اور اللہ اللہ ہے۔ (1)

اللہ پاک کی عطا میں کوئی روک نہیں ہے

حضرت علّامہ عبد المصطفےٰ اعظمی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (یہیں سے ایک اور بات بھی سمجھ لیجئے!) جب آگ میں یہ قدرت ہے کہ وہ چند منٹوں میں لوہے کو اپنی گرمی اور اپنا رنگ عطا کر سکتی ہے تو کیا رَبِّ کائنات اپنے محبوب بندوں کو اپنی قُدرت کا مظہر نہیں بنا

1...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ: 144-145 بتغیر قلیل۔

سکتا...؟؟ بالکل بناسکتا ہے،[1] اللہ پاک بڑی قُدرتوں والا ہے، وہ بے نیاز ہے، اس کی عطاؤں کا کوئی شُمار نہیں ہے، وہ خُود فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ (پارہ:15، بنی اسرائیل:20)	ترجَمہ کنزُالعِرفان: اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں۔

معلوم ہوا اللہ پاک کی عطا میں کوئی رُوک نہیں، اللہ پاک جسے جتنا چاہے عطا فرمائے، جو چاہے عطا فرمائے۔ اگر اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو بے پناہ طاقتیں اور کرامات عطا فرمائے تو کسی کی کیا مجال کہ اللہ پاک پر اعتراض کرے۔

اس لئے کرامت کا انکار کرنا اَصل میں کرامت کا اِنکار نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا اور اس کی قُدرت کا انکار ہے، یعنی جو بندہ ولیوں کی کرامات نہیں مانتا، وہ گویا یہ نظریہ رکھتا ہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو کچھ عطا نہیں فرما سکتا۔ الامان والحفیظ! اللہ پاک ہمیں ایسی بے ادبی سے اور ایسے بُرے نظریے سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ بیشک کرامت حق ہے اور اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بہت ساری کرامات کا ظُہور بھی ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں کرامات کا ذِکْر

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات ذِکْر کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر ۞ اَصحابِ کہف جو حضرت عیسیٰ علیہِ السَّلام کے اُمّتی اور بلند رُتبہ ولی ہیں، ان کے مُتَعلّق قرآنِ کریم میں پُوری سُورت موجود ہے، جس میں بیان ہوا کہ یہ بلند رُتبہ حضرات 300 سال تک سوتے رہے، اس دوران نہ ان کے جسموں کو کوئی نقصان

1...اعظمی کی تقریریں، نورانی تقریریں، صفحہ: 145 بتغیر قلیل۔

پہنچا، نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف ہوئی، پھر 300 سال کے بعد یہ بالکل صحیح سلامت اُٹھ گئے، ان کے ساتھ ان کا کُتّا بھی تھا، وہ بھی غار (Cave) کے دروازے پر تھا، وہ بھی ان کے ساتھ 300 سال سوتا رہا، اسے بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ امام فخر الدین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اتنا لمبا عرصہ سوتے رہنا، ان کے جسموں میں کوئی تبدیلی نہ ہونا، پھر صحیح سلامت جاگ جانا اَصحابِ کہف کی کرامت ہے۔**[1]

بے موسم کے پھل ملنا بھی کرامت ہے

اسی طرح قرآنِ کریم میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کی والِدہ محترمہ حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کی بھی کرامات کا ذِکْر ہے۔ آپ جب دُودھ پینے کی عمر میں تھی، آپ کے خالُو حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام آپ کی کفالت فرماتے تھے۔ مسجدِ اقصیٰ شریف میں ایک حجرہ تھا، حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے انہیں وہاں رکھا، حجرے کی چابی حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام کے پاس رہتی تھی، آپ کے عِلاوہ نہ کوئی اندر جاتا تھا، نہ کوئی باہَر نکلتا تھا، اس کے باوُجُود جب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام حجرے میں جاتے تو وہاں بے موسے پھل (*Non-Seasonal Fruits*) دیکھتے،[2] وہ پھل جو ان دِنوں مارکیٹ میں نہیں ملتے تھے، وہ پھل حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کے حجرے میں موجود ہوتے تھے، اب حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا سے پوچھا: اے مریَم! یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں؟ حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا نے جو ایمان افروز جواب دیا، دِل کے کانوں سے سنیئے! آپ نے کہا:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ | تَرجَمہ کَنزُالعِرفان: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک

1… تفسیر کبیر، پارہ: 15، الکہف، زیرِ آیات: 16-17، جلد: 7، صفحہ: 443-444 خلاصۃً۔

2… حاشیۃ الصاوی علی تفسیرِ جلالین، پارہ: 3، آلِ عمران، زیرِ آیت: 37، جز: 1، جلد: 1، صفحہ: 231۔

بِغَیْرِ حِسَابٍ﴿۳۷﴾ (پارہ:3، آل عمران:37) | اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا نِرالا اور ایمان افروز جواب ہے، یہاں دیکھئے کتنی کرامات کا ذِکْر ہے ❁ ننھی عمر میں حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کا گفتگو کرنا، یہ ایک کرامت ❁ اس عمر میں جب بچوں کو درست بولنا بھی نہیں آ رہا ہوتا اس عمر میں حضرت مریم رحمۃ اللہ علیہا کا اللہ پاک کو پہچانا، اس کی صِفَات کو جاننا کہ وہ رازِق بھی ہے، وہ خالق بھی ہے، وہ عظیم قُدرتوں والا بھی ہے، وہ اپنے بندوں کو غیب سے بے موسمے پھل عطا فرما سکتا ہے، یہ سب کچھ جان لینا، یہ دوسری کرامت ❁ اور آپ کی عزّت و اِکْرام میں غیب سے بے موسمے پھل آ جانا، یہ تیسری کرامت ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا: ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن میں نہ بولنے کی عمر میں بولنا، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر قرآن میں ہوا ❁ وَلِیُّ اللہ کا بچپن ہی میں اللہ پاک کی پہچان اور ایسا عِلْم جان لینا جو بڑے بڑوں کو بھی مشکل سے آتا ہو، یہ بھی کرامت ہے، اس کا ذِکْر بھی قرآنِ کریم میں ہے ❁ اور غیب سے رِزْق ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور اس کا بھی ذِکْر قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

غوثِ پاک کی بچپن شریف کی کرامات

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! یہ 3 قسم کی کرامات اس اُمّت کے اَوْلیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بھی ظاہِر ہوتی ہیں۔ کتنے ایسے اَوْلیائے کرام ہیں جو بچپن ہی میں ایسی علمی باتیں کیا کرتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی، دُور کیا جانا، ہمارے آقا غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ علیہ

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:3، آلِ عمران، زیرِ آیت:37، جلد:3، صفحہ:399 خلاصۃً۔

کے بچپن شریف کی بھی کئی کرامات ہیں؛ ❁ آپ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، آپ کی اَمّی جان کو چھینک آتی، وہ الحمدللہ کہتیں تو پیٹ سے آواز آتی: یَرْحَمُكِ اللّٰہ۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے کرامت...!! اندازہ لگا لیجئے! آج کتنے ایسے لوگ ہیں جنہیں چھینک کا جواب دینا آتا ہے؟ بلکہ کتنے ایسے ہیں جنہیں معلوم ہے کہ چھینک کا جواب دینے کا بھی کوئی تَصَوُّر ہے، پھر عربی گرائمر میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مہارت دیکھئے! جب مرد کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہتے ہیں اور جب عورت کو چھینک آئے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكِ اللّٰہ کہتے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں کے پیٹ ہی میں کیسی مہارت رکھتے تھے، کلام بھی کرتے اور عربی میں عربی گرائمر کا لحاظ رکھ کر بولا کرتے تھے۔

❁ اسی طرح غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 5 سال کی عمر (Age) میں تھے، جب آپ پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھنے کی رسم کے لئے کسی بزرگ کے پاس بیٹھے تو آپ نے اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ سے پڑھنا شروع کیا اور 18 سپارے پڑھ کر سُنا دیئے! وہ بزرگ فرمانے لگے: بیٹا اور پڑھیئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیونکہ میری امی جان کو بھی اتنا ہی یاد تھا، جب میں اُن کے پیٹ میں تھا، اس وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں سُن کر یاد کر لیا کرتا تھا۔[2]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ ہے اَوْلیائے کرام کی شان...!! معلوم ہوا بہت سارے ولی وہ ہیں جو پیدائشی ولی ہوتے ہیں، اللہ پاک اُن کے سر پر وِلایَت کا تاج سجا کر ہی دُنیا میں بھیجتا ہے،

1...مُنّے کی لاش، صفحہ: 3 بتغیر قلیل۔
2...مُنّے کی لاش، صفحہ: 4 بتغیر قلیل۔

لہٰذا اُن سے بچپن شریف میں بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

خاتُونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی ایک کرامت

❁اسی طرح غیب سے کھانا ملنا، یہ بھی کرامت ہے اور یہ تو وہ کرامت ہے جو خُود سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں بھی ظاہر ہوئی۔ جی ہاں! سیدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کے لئے غیب سے کھانا آنے کی حکایت سنیے!

برکت والا برتن

قحط (Famine) کے زمانہ میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی تو شہزادئ رسول حضرتِ بی بی فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے (ایک برتن میں) ایک بوٹی اور 2 روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے جب اس برتَن کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ برتن روٹیوں اور بوٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا نے عرض کیا: ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی یہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

پھر حُضورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مولا علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رضی اللّٰہ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔ (1)

1… تفسیرِ رُوحُ البَیان، پارہ: 3، آلِ عمران، زیرِ آیت: 37، جلد 2، صفحہ: 31۔

سُوکھے تنے پر فوراً پھل لگ گئے

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کی ایک اور بھی کرامت قرآنِ کریم میں ذِکْر ہوئی ہے، چنانچہ پارہ:16، سورۂ مریَم میں یہ واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت (**Birth**) کا وقت قریب تھا، حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا اکیلی تھیں، آپ کو کچھ کھانے کی حاجت تھی، آپ کے قریب ہی ایک سُوکھا ہوا کھجور کا تنا تھا، اس پر پتے بھی نہیں تھے، خالی تنا ہی باقی تھا، حضرت مریَم رحمۃ اللہ علیہا کو حکم ہوا:

وَهُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ (پارہ:16، مریم:25)	تَرجَمۂ کَنْزُ الْعِرفان: اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا۔

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: وہ تنا بالکل خشک تھا جب حضرت مریَم رحمۃُ اللہِ علیہا نے اسے حرکت دی تو آپ نے تنے کے اُوپر دیکھا وہاں ٹہنیاں نکل آئی تھیں، پھر ان پر پھول لگے، پھول، کچی کھجوروں میں تبدیل ہوئے، ان پر رنگ آیا، چُھوارے بنے، پھر پک گئیں اور تازہ رس دار کھجوریں بن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے سامنے گرنے لگیں، کوئی بھی ان میں سے پھٹتی نہیں تھی۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے کی دیر میں ہوا۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ اَوْلیائے کرام کا ہاتھ لگنے کی برکت سے خشک تنے ہرے ہو جاتے ہیں، باغ کھلتے ہیں، پھل پھول لگتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی برکت سے خشک سالی ختم

1... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، مریم، زیرِ آیت:25، جز:11، جلد:6، صفحہ:17۔

ہوتی ہے۔یہ بھی کرامت ہے اوراس کا ذِکْر بھی کہاں ہوا؟ قرآنِ کریم میں۔

فاصلے سمٹ جانا بھی کرامت ہے

اے عاشقانِ رسول! اَوْلیائے کرام کی وہ کرامات جن کا ذِکْر قرآنِ کریم میں آیا ہے، ان میں سے ایک کرامت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے صحابی حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی ہے۔پارہ:19، سورۂ نمل میں یہ واقعہ بیان ہوا، جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ ملکہ بلقیس ، جو پہلے غیر مسلمہ تھیں، سُورج کی پُوجا کیا کرتی تھیں، مُلکِ یمن کی ملکہ (Queen) تھیں، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جب اس کے متعلق خبر ہوئی تو آپ نے اسے خط لکھااور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی،اب ملکہ بلقیس اسلام قبول کرنے کی نِیّت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف روانہ ہوئیں، ملکہ بلقیس کاایک تخت تھا، انہوں نے وہ 7 محلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں رکھا، ساتوں کے 7 دروازوں پر تالے (Locks) لگوادیئے۔ ملکہ بلقیس کا لشکر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے تقریباً 3 میل کے فاصلے (Distance) پر تھا،اس وقت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں سے فرمایا:کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت یہاں لے آئے؟ ایک جِنّ نے کہا: میں دربار کاوقت ختم ہونے سے پہلے حاضِر کر دوں گا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں،اب حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، النمل:40)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ ! پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے آنکھ جھپکا کر دیکھا تو تخت آچکا تھا۔[1]

اللہ! اللہ! یہ ہے وَلِیُّ اللہ کی کرامت...!! میلوں دُور کا فاصلہ... کئی کلو وزنی تخت... حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دربارِ شاہی میں ہیں، آپ نے پلک جھپکنے کی دَیْر میں تخت حاضِر کر دیا، اس سے معلوم ہوا؛ اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، ان کے لئے فاصلے فاصلے نہیں رہتے، یہ سینکڑوں کلو میٹر کا فاصلہ لمحہ بھر میں طے کر لیا کرتے ہیں، یہ بھی کرامت ہے اور یہ کرامت کہاں ذِکر ہوئی؟ قرآنِ کریم میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیث میں کرامات کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اس ساری گفتگو سے معلوم ہوا؛ کرامت حق ہے، اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو، اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو یہ شان عطا فرماتا ہے کہ ان سے کرامات کا ظُہور ہوتا ہے، قرآنِ کریم میں بھی کئی کرامات کا ذِکْر موجود ہے، ایسے ہی حدیثِ پاک کی مشہور اور سب سے معتبر کتابوں **بخاری شریف** اور **مسلم شریف** میں بھی کئی کرامات کا ذِکْر موجود ہے۔ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو پچھلی اُمّتوں کے ولیوں کی کرامات سُنائیں۔ آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے اَحادِیث میں بیان ہونے والی چند کرامات بھی سُن لیتے ہیں:

بچہ بول اُٹھا

حدیثِ پاک میں جُرَیج راہِب کی کرامت کا ذِکر ہے، حضرت جُرَیج پچھلی اُمّتوں میں

1... تفسیرِ صراط الجنان، پارہ:19، النمل، زیرِ آیت:22-40، جلد:7، صفحہ:193- 203 ملتقطا۔

ایک وَلی تھے، ایک مرتبہ کسی بدکار عورت نے ان پر گندا الزام لگایا اور اپنے ناجائز بچے کے متعلق کہا کہ یہ جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیٹا ہے، اس پر حضرت جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بالکل ننھے بچے سے فرمایا: بیٹا! بتاؤ! تمہارا والِد کون ہے؟ وہ بچہ جسے پیدا ہوئے ابھی کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے، اُس نے بول کر بتایا کہ میرا والِد فُلاں ہے۔ (1)

یہ حضرت جُرَیج رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت تھی، جو ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمائی اور امام بخاری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے اپنی کتاب میں ذِکر کیا ہے۔

الحمد للہ! اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامات سننے سنانے سے دِلوں میں ان کی محبّت بڑھتی ہے اور اس پاکیزہ ایمانی محبّت کی برکت سے قبر میں، حشر میں، قیامت کے دِن امن ملتا اور دِل میں ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے ساتھ گہری محبّت بھی کیا کریں، ان کی سیرت بھی پڑھتے رہا کریں، ان کی کرامات، ان کے ایمان افروز واقعات پڑھ کر، سُن کر ایمان تازہ کرتے رہا کریں۔

اَوْلیائے کرام سے مدد مانگنا کیسا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو کرامات عطا کی جاتی ہیں، ایسے ہی انہیں مخلوق کا مددگار بھی بنایا جاتا ہے، یہ بھی اَوْلیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی ایک کرامت ہے کہ اللہ پاک کے یہ محبوب بندے مدد کے لئے پُکارنے والوں کی صدا سنتے اور ان کی مدد کو پہنچتے ہیں۔ بعض لوگ اس حوالے سے شیطانی وسوسوں کا شِکار ہوتے

1...الادب المفرد، باب دعوۃ الوالدین، صفحہ: 23، حدیث: 33 خلاصۃً۔

ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ سے کیوں مدد مانگیں ؟جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترِین وار ہے اوراس طرح شیطان نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ (*Mislead*) کر دیتا ہے۔حالانکہ اللہ پاک نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع ہی نہیں فرمایا بلکہ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اللہ پاک نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت دی ہے۔ ویسے بھی غوثِ پاک یا کسی اور بزرگ کا مدد فرمانا **غیر اللہ کی مدد** ہے ہی نہیں، یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے، غوثِ پاک بھی مدد فرماتے ہیں تو اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ دیکھئے! غزوۂ بدر کے موقع پر اللہ پاک نے فِرشتوں کو مدد کے لئے بھیجا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاؕ

(پارہ:9،الانفال:12)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رَبّ فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

یہاں دیکھئے! فرشتے بھی غیرُ اللہ ہیں، اللہ پاک نے خُود فرشتوں کو فرمایا: اے فرشتو! ایمان والوں کو ثابِت قدم رکھو! میں تمہارے ساتھ ہوں۔

غور فرمائیے! اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، اللہ پاک چاہتا تو فرشتوں کے بغیر ہی مدد فرماتا، اللہ پاک چاہتا تو غیر مسلم اپنے گھروں ہی میں اوندھے ہو جاتے، میدانِ بدر میں آہی نہ سکتے مگر اللہ پاک نے فرشتوں کو بھیجا، کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ ہے، وہ رَبّ ہے، وہ قُدرتوں والا ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس سے پوچھنے کی ہِمّت نہیں کرسکتا۔

پھر غور فرمائیے! غزوۂ بدر میں مدد کرنے کون آیا؟ فرشتے آئے لیکن اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (پارہ:4، آلِ عمران:123)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی۔

مدد کرنے آئے کون؟ فرشتے۔ اللہ پاک کیا فرماتا ہے؟ اللہ نے مدد کی۔ معلوم ہوا: اللہ پاک کے مُقرّب بندے، اللہ پاک کی عطا سے، اللہ پاک کی دِی ہوئی طاقت سے مدد کریں تو یہ مدد غیرُ اللہ کی مدد نہیں بلکہ یہ اللہ پاک ہی کی مدد ہے جو وہ اپنے بندوں کے ذریعے سے کرواتا ہے۔

بندوں سے مدد کی ترغیب

حدیثِ پاک میں بندوں سے مدد مانگنے کی باقاعِدہ ترغیب موجود ہے، 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے! (1): میرے رَحم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رزق پاؤ گے۔[1] (2): بھلائی اور اپنی حاجتیں اچھّے چہرے والوں سے مانگو۔[2]

(3): جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یار و مددگار) نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے: یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ (پاک) کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔[3]

عظیم مُحَدِّث، شارحِ صحیح مسلم، علّامہ نَوَوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُود مجھے اس حدیث شریف کا تجربہ ہوا ہے، ہم چند لوگ ایک مرتبہ کہیں سَفَر پر تھے، ہمارا جانور ہم سے چھوٹ کر بھاگ گیا، ہم نے اسے پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے، اس وقت

1... جامع صغیر، صفحہ:72، حدیث:1106۔
2... معجمِ کبیر، جلد:5، صفحہ:271، حدیث:10947۔
3... معجمِ کبیر، جلد:7، صفحہ:48، حدیث:13737۔

میں نے یونہی پُکارا: اے اللہ پاک کے بندو! میری مدد کرو! بس اتنا کہنا تھا کہ وہ جانور رُک گیا اور ہم اسے پکڑ کر آگے روانہ ہو گئے۔ (1)

بہر حال **پیارے اسلامی بھائیو!** مصیبت آئے، پریشانی آئے، کوئی مشکل ہو، حُضُورِ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو پُکارنے، آپ سے مدد مانگنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ صدیاں گزر گئیں، بڑے بڑے اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم، عُلَمائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم **غوثِ پاک** رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اور دوسرے بزرگوں کو اللہ پاک کی مدد کا مظہر سمجھ کر انہیں پُکارتے، ان سے مدد مانگتے آئے ہیں اور الحمد للہ! بار ہا کا تجربہ ہے کہ اللہ والوں سے مدد چاہیں تو یہ مدد فرماتے ہیں۔

اللہ پاک ہم سب کو اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے محبّت کرنے، ان کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے، اَولیائے کِرام کی شان و عظمت پر ایمان رکھنے، ان کا ادب کرنے، ان کی بے ادبی سے بچنے اور ان کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: فجر کے لئے جگانا

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی فیضانِ غوثِ پاک** ہے، فیضانِ خواجہ و رضا بلکہ فیضانِ اَولیا ہے، اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی مبارک تعلیمات سیکھنے، ان کے نقشِ سیرت سے روشنی لے کر اپنی زندگی چمکانے، سینہ مدینہ بنانے یعنی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اور سنتوں پر عَمَل کا جذبہ بڑھانے کے لئے آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دینی کاموں میں

---

1 ... اذکار للنووی، کتاب اذکار المسافر، باب مایقول انفلتت دابتہ، صفحہ: 415۔

بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **فجر کے لئے جگانا** بھی ہے۔

نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے: ❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فجر کے لئے جاتے ہوئے سوئے ہوؤں کو جگاتے تھے[1] ❁ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا بھی یہی انداز تھا[2] اور ❁ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی اس پیاری پیاری سُنّت کے عامل تھے۔[3]

آپ بھی یہ سُنَّت اپنائیے! نمازِ فجر کے لیے جگایا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ دوسروں کو جگائیں گے تو خود بھی نمازِ فجر باجماعت پڑھنے کی سَعادت ملے گی ❁ صبح صبح نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب ملے گا ❁ آپ کے جگانے سے جتنے لوگ نماز پڑھیں گے، ان سب کی نمازوں کا ثواب انہیں بھی ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ کے اعمال نامے میں بھی لکھا جائے گا ❁ جہاں گلیوں میں گھوم کر جگا نہیں سکتے تو موبائل پر کال کے ذریعے اٹھانے کی سیٹنگ بنائیے۔ ❁ صبح صبح پیدل چلنے کا موقع ملے گا تو صحت اچھی رہے گی ❁ ایک اَہَم فائدہ یہ کہ مسجد کی رونق بڑھ جائے گی، ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: ہم نے سردیوں میں نمازِ فجر کے لئے جگانا شروع کیا تو اتنے نمازی بڑھے کہ صحنِ مسجد میں شامیانے لگانے پڑ گئے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ!

مَزارات پر حاضری کے آداب

1…ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاضطجاع، صفحہ: 208، حدیث: 1264۔
2…مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب التحریض علی قیام اللیل، جلد: 1، صفحہ: 244، حدیث: 1240۔
3…تاریخ الخلفاء، ذِکر علی بن ابی طالب، فصل فی مبایعۃ علی بالخلافۃ، صفحہ: 112۔

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات"** سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں، چنانچہ

☆اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم اجمعین کے مزاراتِ طیّبات پر حاضِری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بُزرگوں کا معمول رہا ہے، جیسا کہ شیخ امام خلّال رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کے مزار پر حاضر ہو کر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری مراد عطا فرمادیتا ہے۔(تاریخ بغداد، ۱/ ۱۳۳) ☆ امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نَماز ادا کر کے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جاکر دعا مانگتا ہوں، اللہ کریم میری حاجت پوری کردیتا ہے۔(الخیرات الحِسان، ص ۲۳۰)(اگر کوئی شَخْص للہ پاک کے ولی کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غیر مکروہ وَقْت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد ایک (1) بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین (3) بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ کریم اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، ۵/ ۳۵۰)

﴿ اعلان ﴾

مزارات پر حاضری کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

1... اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2... اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 65۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِپاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے اُس

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفضَل الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

کے لیے میری شفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَ رَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ (3)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 24 اکتوبر 2024ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

مزارات پر حاضری کے بقیہ آداب

☆ پھر اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد مزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی

---

1 ... التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

2 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

3 ... تاریخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔

زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ کے) مَزاراتِ طیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ءِنْ۔تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار (4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجِہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوسِّط (یعنی درمیانی) آواز میں (اِس طرح) سَلام عَرض کرے : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِيْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، پھر "دُرُودِ غَوثیہ" تین (3) بار، اَلْحَمْد شریف ایک (1) بار، اٰيَةُ الْكُرْسِی ایک (1) بار، سُوْرَةُ الْاِخْلَاص سات (7) بار، پھر "دُرُودِ غَوثیہ" سات (7) بار، اور وَقْت فُرصت دے تو سُوْرَۃُ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ کریم سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز (اور) شرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مَزار کی رُوح کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قَرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کر کے واپَس آئے۔ (فتاوٰی رضویہ، ص۹/ ۵۲۲) ☆حاضری کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے رضائے الٰہی کے لئے مزار پر حاضری دیجئے ☆حَتَّی المَقدُور با وُضو رہئے ☆حاضری کے لئے جاتے ہوئے باوضو ہو کر جایئے اور ذِکر و دُرُود سے اپنی زبان تَر رکھئے۔ (مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆آئینہ دیکھتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "**آئینہ دیکھتے وقت کی دعا**" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی ۔ (الحصن والحصین، ص 102)

ترجَمہ: یا اللہ! تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھی کر دے۔ (مدنی پنج سورۃ، ص 206)

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۂ ملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالایمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ

جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب و اِحترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

24 اکتوبر 2024 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹرنیشنل افیئر کے لئے

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے،یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد،مؤذِّن،خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروایا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

24اکتوبر 2024 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان انٹر نیشنل افیئر کے لئے